بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۱۹ فتح ۱۳۴۳ ہش ۱۴ شعبان ۱۳۸۴ھ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۹۵

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ دسمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کو حرارت تو نہیں ہوئی مگر نزلہ کی تکلیف ابھی کافی ہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت ٹمپریچر نارمل ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

## اخبار احمدیہ

ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

"جاکرتہ سے بذریعہ کیبل گرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب کی اہلیہ محترمہ (رضیہ کوثر صاحبہ) وہاں شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین"

---

جو دوست بیرون پاکستان تعلیم یا ملازمت کے سلسلہ میں ایسے ممالک میں تشریف لے جائیں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں تو وہ ہمارے مبلغین کے ساتھ رابطہ رکھا کریں۔ نماز وں کے لئے حتی المقدور اور نماز جمعہ وعیدین کے لئے خاص طور پر مشن ہاؤس جانے کی کوشش کریں۔ یہ بات اور بھی بہتر ہوگی کہ جاتے ہی ذاتی طور پر مل کر یا خط کے ذریعہ اپنے پہنچنے کی اطلاع مبلغ کو دے دیں۔ اس سے دوستوں کو سہولت رہے گی۔ اور ہمارے مبلغین کو بھی احمدی دوستوں کا علم رہے گا۔ (نائب وکیل التبشیر)

---

- مغربی افریقہ میں ہمیں ایک تجربہ کار ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے خواہشمند احمدی ڈاکٹرز اس بارہ میں وکالت تبشیر سے خط وکتابت کریں۔ نیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صبح دس سے گیارہ بجے کے درمیان دفتر وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ میں انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔
(نائب وکیل التبشیر)

---

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# جب تک انسان عبودیت میں پورا اور کامل نہ ہو رؤیا یا الہامات پر فخر بے جا ہے

## اعتقاد صحیح رکھنے والا اعمال صالحہ بجالانے والا اور مصائب میں پورا اترنے والا ہی جوانمرد ہوتا ہے

"اصل مردِ میدان اور کامل وہ ہوتا ہے جو دونوں قسم کے ابتلاؤں میں پُورا اترے۔ بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اوامر و نواہی کی رعایت کرتے ہیں لیکن جب کوئی ابتلا مصیبت قضا و قدر کا پیش آتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا شکوہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی بعض فقیر دیکھے گئے ہیں کہ ہمیں نفس کشی کی اس قدر مشق ہے کہ سارے دن میں صرف ایک مرتبہ سانس لیتے ہیں لیکن وہ ابتلا کے وقت بہت ہی بودے اور کمزور ثابت ہوتے ہیں قوی وہی ہے جو اعتقاد صحیح رکھتا ہو اعمال صالحہ کرنے والا ہو اور مصائب و شدائد میں پُورا اترنے والا ہو اور یہی جوانمردی ہے۔ جب تک عبودیت میں پورا اور کامل نہیں رؤیا یا الہامات پر اس کا فخر بے جا ہے کیونکہ اس میں اپنی کوئی خوبی نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالےٰ کا فعل ہے اور اس امر میں کامیابی کے لئے ایک زمانہ دراز چاہیئے جلدی کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ جیسے کوئی شخص درخت لگاتا ہے تو پہلے اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک بکری بھی منہ مار کر اُسے کھا سکتی ہے۔ پھر اگر وہ اس سے بچے تو مختلف قسم کی آندھیاں اس پر چلتی ہیں اور اس کو اکھاڑنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن اگر وہ ان سے بھی بچ رہے تو پھر کہیں جا کر اُسے پھول لگتے ہیں اور پھر وہ پھول بھی ہوا سے گرتے ہیں اور کچھ بچتے ہیں۔ آخر الامر پھل لگتا ہے اور اس پر بھی بہت سی آفتیں آتی ہیں۔ کچھ یونہی گر جاتے ہیں اور کچھ آندھیوں میں تباہ ہوتے ہیں تھوڑے ہوتے ہیں جو پکتے ہیں اور کھانے کے کام آتے ہیں۔ اسی طرح پر ایمانی درخت کا حال ہے۔ اس سے پھل کھانے کے لئے بھی بہت سی صعوبتوں اور مشکلات میں ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔" (البدر ۸ - ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ دسمبر ۶۲ء

# حکومتِ الٰہیہ ۔۔ اور ۔۔ خلافت

اسلام میں مسلمہ طور پر حکومتِ الٰہیہ کو "خلافت" کا نام دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو دو طرح کا "حکم" عطا ہوتا ہے۔ ایک حکم عام ہے جو ہر نبی اللہ کو حاصل ہوتا ہے خواہ وہ "حکومت" قائم کرے یا نہ کرے جیسا کہ سیدنا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔

اٰتینٰہُ الحکم

ہم نے یحییٰ کو حکم عطا کیا حالانکہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حکومت قائم نہیں کی یہ حکم دراصل نبوت کے ساتھ لازمی ہے جس سے انبیاء علیہم السلام اپنے اتباع میں جماعت بندی کا نظم و نسق قائم رکھتے ہیں۔ جماعت کو تقوےٰ کے اصولوں پر چلاتے ہیں۔ ایسے انبیاء علیہم السلام کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ملکی لحاظ سے بھی حکمران ہوں جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ حکم عام اور ہر نبی اللہ کو حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس کے بغیر روحانی تنظیم نہیں ہو سکتی۔ اس حکم کو ہم جمالی حکم بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسری قسم کا حکم جس کو ہم حکومت کہتے ہیں صرف بعض انبیاء علیہم السلام کو حالات کے مطابق ملتا ہے۔ یہ حکم جلالی کہلا سکتا ہے۔ جب کوئی قوم انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کو تلوار سے مٹانے کے لئے اٹھتی ہے تو اللہ تعالےٰ اپنی مرضی کے مطابق ایسے انبیاء علیہم السلام کو تلوار سے تلوار کے مقابلہ کی اجازت دیتا ہے۔ لازماً اس کا نتیجہ کفار کی شکست میں نکلتا ہے اور اس طرح مومنوں کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔

بعینہٖ اسی طرح جس طرح حکم کا لفظ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے خلافت کا لفظ بھی متوازی دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ حدیث کی زبان میں اس کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کہا گیا ہے خلافت علیٰ منہاج نبوت حکومت کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اور اس کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اب ظاہر ہے کہ حقیقی خلیفہ علیٰ منہاجِ نبوت نبی اللہ ہی ہوتا ہے جب کہ قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یا داؤد انّا جعلنٰک
خلیفۃً فی الارض فاحکم
بین الناس بالحق
ولا تتبع الھویٰ
فیضلّک عن سبیل اللہ

یعنی

اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر
خلیفہ بنایا ہے لہٰذا تم حق کے
ساتھ لوگوں کے فیصلے کرو
اور خواہشِ نفس کی پیروی
نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے
راستہ سے بھٹکا لے جائے۔

چونکہ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کو حکومت بھی حاصل تھی اس لئے یہ الفاظ دونوں قسم کی خلافتوں پر چسپاں کئے جا سکتے ہیں۔

شروع میں ہم نے کہا ہے کہ اسلامی حکومت یا حکومتِ الٰہیہ کے معنی مسلّمہ طور پر خلافت ہی کے لئے جاتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں خلیفہ کا لفظ بھی دو معنی میں استعمال ہوا ہے اوّل جیسا کہ اللہ تعالےٰ ایک خاص انسان حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ کا خطاب دیا ہے۔ دوسرے یہ لفظ بنی نوع انسان کے لئے عام معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ

واذ قال ربّک للملٰئکۃ
انّی جاعلٌ فی الارض
خلیفہ۔

یعنی جب اللہ تعالےٰ نے ملائک سے کہا کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔

یہاں بعض لوگوں نے تمام بنی نوع انسان سے مراد لی ہے یعنی تمام انسان اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں لیکن بعض دوسروں نے اس سے صرف حضرت آدم علیہ السلام نبی اللہ سے مراد لی ہے۔ اس اختلاف سے جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ خلیفہ کا لفظ ہر دو معنی میں استعمال ہوا ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے مجموعی طور پر بھی اور صرف حضرت آدم علیہ السلام نبی اللہ کے لئے مخصوص طور پر بھی۔ ظاہر ہے کہ جب یہ لفظ عام انسانوں کے لئے استعمال ہو گا تو اس کے معنی حکمران نہیں ہو سکتے بلکہ تخلّقوا باخلاق اللہ۔

یہ امر بعض لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی ہوا ہے اور انہوں نے یہاں سے جمہوریت کا استدلال کر ڈالا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب ایک مضمون میں بعض آیات پیش کر کے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں:۔

"اس جائز اور صحیح نوعیت کی خلافت کا حامل کوئی ایک شخص یا خاندان یا طبقہ نہیں ہوتا بلکہ وہ جماعت (Community) اپنی مجموعی حیثیت میں ہوتی ہے جس نے مذکورہ بالا اصولوں کو تسلیم کر کے اپنی ریاست قائم کی ہو ۔۔۔ کسی شخص یا طبقہ کو عام مومنین کے اختیاراتِ خلافت سلب کر کے انہیں اپنے اندر مرکوز کر لینے کا حق نہیں ہے۔ نہ کوئی شخص یا طبقہ اپنے حق میں خدا کی خصوصی خلافت کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ یہی چیز اسلامی خلافت کو ملوکیت طبقاتی حکومت اور تھیا کریسی سے الگ کر کے اسے جمہوریت کے رُخ پر موڑتی ہے"۔

{ترجمان القرآن
نومبر دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳۱۰/۶۸}

مودودی صاحب اس غلطی میں منفرد نہیں ہیں دراصل یہ نتیجہ ہے اس عقیدہ کا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالےٰ کو انسانوں کے ساتھ اب کوئی تعلق واسطہ نہیں رہا اب وہ کسی کو مامور کرتا ہے اور نہ کسی سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید نازل کر کے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دے کر اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب وہ انسانوں کو کسی قسم کی رہنمائی قیامت تک نہیں دے گا یہاں تک کہ وہ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے بھی کسی کو مامور نہیں کریگا اور بقول مودودی صاحب اگر کوئی مامور من اللہ ہوگا بھی تو اس کو خود یہ خبر نہیں ہو گی کہ وہ مامور من اللہ ہے وہ محض غیر شعوری طور پر مامور ہو گا اسی طرح جس طرح تکوینی طور پر سورج اور چاند ستارے یا دیگر اجرامِ کائنات لگی بندھی حرکات کرتے ہیں۔

یہ مایوسی کا عالم ہے جو فیجِ اعوج کے علمائے سوء نے تمام عالمِ اسلامی کی روحوں پر مسلّط کر دیا ہے اور اب ان لوگوں کے پاس رجائیت کا کوئی شائبہ نہیں رہا سوا اس کے کہ خلافت کے لئے مغرب سے عاریتاً لے کر "جمہوریت" کا نام استعمال کریں۔ البتہ مسلمانوں کو پھسلانے کے لئے مغربی جمہوریت کو اس طرح محدود کر دیں جس طرح مودودی صاحب نے کوشش کی ہے جیسا کہ اوپر کے اقتباس سے واضح ہے۔

اگر یہ خدا کے بندے قرآنِ کریم پر غور کرتے تو ان کو اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ بھی صاف صاف نظر آ جاتا کہ

انّا نحن نزّلنا الذکر
و انّا لہٗ لحافظون

یعنی ہم ہی وہ ہیں جنہوں نے ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ اس سے زیادہ پُرزور دعوےٰ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر یہ وعدہ بھی تشریعی نہیں بلکہ تکوینی ہی ہے تو قرآن کریم کا ایک حرف بھی پھر تشریعی نہیں ہونا چاہیئے۔ سوچنا چاہیئے کہ اس کے سوا اس آیہ کریمہ کے اور کیا معنی ہو سکتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کی ظاہری اور معنوی دونوں قسم کی حفاظت خود کریں گے اور ہمیں اس کی حفاظت کے لئے کسی غیر شعوری مجتہد یا فقیہی یا علماء کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جس طرح ہم نے اس کو اپنے ایک بندے کے ذریعہ نازل کیا ہے اسی طرح ہم اپنے بندوں کے ذریعہ اس کی حفاظت قیامت تک کرتے رہیں گے۔

یہ وہ مایوس لوگ ہیں جو

یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر

کے معنی تو یہ لیتے ہیں کہ "مسیح موعود" عیسائیت کا قلع قمع کرے گا مگر ابنِ مریم سے مُراد وہی انسان لیتے ہیں جو آج سے دو ہزار سال پہلے پیدا ہؤا تھا۔ جس کو نہ صلیب پر مارا گیا تھا اور نہ کسی اور طرح قتل کیا گیا تھا بلکہ ان کے نزدیک وہ کہیں آسمان پر (جس کا کوئی وجود نہیں) زندہ بیکار طور پر رکھا گیا ہے تاکہ آخری زمانہ میں نازل ہو کر دجال کو قتل کرے۔ حالانکہ بقول ان کے اس وقت الامام المہدی امتِ محمدیہ کا عظیم الشان بطل بھی موجود ہو گا مگر وہ دجال کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکے گا۔

یہ تمام باتیں اس مایوسی کا نتیجہ ہے جو فیجِ اعوج کے اہلِ علم حضرات نے مسلم قوم کے دلوں پر مسلّط کر دی ہوئی ہے اور اسی مایوسی کے قابوس کو توڑنے کے لئے وہ ناجائز طور پر اسلام کو جمہوریت کا لبادہ پہنا رہے ہیں کیونکہ انکے پاس اس کے سوا کوئی چارا نہیں۔ البتہ کبھی کبھی وہ آسمان کی طرف بھی دیکھتے ہیں کہ کوئی تلوار لے کر وہاں سے اُتر آئے اور عیسائیوں اور الحادیوں کو تہس نہس کر دے۔

---

"ایمان ایک خدمت ہے جو ہم بجا لاتے ہیں اور عرفان اس پر ایک انعام اور موہبت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ خدمت کئے جاوے۔ آگے انعام دینا خدا کا کام ہے"۔
(حضرت مسیح موعودؑ)

# اردو زبان

## نہ صرف ہندوستان کی بلکہ سارے جہان کی زبان ہونیوالی ہے

مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

(۲)

### آسمانی اشارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔" (تذکرہ طبع اول صفحہ ۲۸۸)

نیز حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔
"چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی کے بعد اردو زبان میں الہام کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت (بلسان قومہ) کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی۔ اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکے گی۔"
(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۴۴)

لہٰذا اردو زبان سے جو آجکل سوتیلے پن کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں زیادہ فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ اصل فکر کی بات ہمارے لئے تبلیغی فرائض کی ادائیگی ہے۔ جس قدر زیادہ تندہی سے ہم تبلیغ کا کام سرانجام دیں گے۔ اور جس قدر جماعت بڑھے گی۔ اسی نسبت سے یہ فروعی اختلافات ہمارے سامنے سے خود بخود کم ہوتے جائیں گے۔

### مسیح موعود کی زبان

اردو زبان کی تائید و ترویج کے سلسلہ میں مکرم سید غلام حسین صاحب نے مذکورہ بالا مضمون میں جتنی باتیں "اپنے ذوق کے مطابق" تحریر فرمائی ہیں وہ بلاشبہ ہر احمدی کے لئے حد درجہ پیاری مفید و اعلیٰ قسم کی ہیں۔ مثلاً وہ فرماتے ہیں:۔
"بار، سال متواتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ گو حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے ہمیشہ اردو زبان میں گفتگو اور تقریر سنی۔ حضور علیہ السلام کی صحبت اور برکت سے مجھے اردو زبان سے محبت ہوگئی اور میں بیعت کے بعد ہی اردو زبان میں بات چیت کرنے لگا حالانکہ ٹھیٹھ پنجابی تھا۔"

آگے فرماتے ہیں:۔
"میں نے اپنی اولاد کو نصیحت کر رکھی ہے کہ وہ ہمیشہ اردو بولا کرے ... یہ محض اس لئے کہ میرے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو بولتے تھے۔ ... نیز میرا دل تو یہ بھی چاہتا ہے کہ سب احمدی احباب خصوصاً ہندوستان کے رہنے والے تو ضرور ہی اردو بولا کریں۔"
(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۵ء)

ان مختصر مگر جامع الفاظ میں جن اعلیٰ پاکیزہ قسم کے خیالات و دلی جذبات اور حضور علیہ السلام سے پُرخلوص محبت کا اظہار ہے اور جس عملی نمونہ کو پیش کرکے نہایت لطیف پیرایہ میں جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے اردو زبان اختیار کرنے اور اس کو رائج کرنے کی ترغیب دلائی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ ہر صوبہ و ہر ملک میں اردو کو فروغ دیں اور اپنے بچوں کو شروع سے ہی قرآن مجید کے بعد اردو پڑھائیں اور عربی کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان اردو کو بھی دنیا میں رائج کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہمارے سامنے یہ صرف ہندوستان کا سوال نہیں بلکہ ساری دنیا کا سوال ہے۔

### زبان کے پھیلنے کی مثال

یہ بات سمجھنے کے لئے کہ اردو زبان کس طرح دنیا میں رائج ہو سکتی ہے اور اس کے کیا امکانات ہیں۔ ہم انگریزی زبان کی قریبی اور کامیاب مثال کو لے سکتے ہیں۔ یہ زبان تجارت پیشہ انگریز قوم کی زبان ہے جو چند صدیاں پیشتر تجارت اور اس کے فروغ کے سلسلہ میں برطانیہ کے جزیرہ سے نکلی تھی۔ اور آہستہ آہستہ انگریزوں کی ان انتھک کوششوں کے باعث دنیا بھر میں پھیل گئی۔ ہندوستان میں یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ آئی تھی۔ ۱۸۳۵ء میں لارڈ مکالے نے جو اس وقت گورنر جنرل کی کونسل میں قانونی مشیر تھے انگریزی زبان کو ہندوستان میں رائج کرنے کی زبردست کوشش کی۔ چنانچہ بحکم گورنر جنرل انگریزی زبان بھی سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جانے لگی۔ اسی طرح دنیا میں جہاں بھی انگریزوں کے قدم پہنچے۔ انہوں نے وہاں اپنی زبان کو رواج دینے کی پوری کوشش کی۔ نتیجہ یہ کہ آج ہمارے سامنے انگریزی زبان دنیا کی تجارتی زبان بنی ہوئی ہے اور تمام دنیا کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔ اگر یہ زبان سب کے لئے یکساں تجارتی فوائد اپنے اندر نہ رکھتی۔ تو ممکن نہ تھا کہ اس وسعت کے ساتھ دنیا میں پھیل سکتی۔ اس کی تین سو سالہ تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے خروج سے انگریزی زبان کے ساتھ سیاحت رہی۔ اور پھر خود زبان کے اندر فائدہ رسانی کا جوہر بھی موجود تھا۔

### اردو دنیا میں پھیل کر رہے گی

اس مثال کی روشنی میں اردو پر نظر ڈالیئے تو معلوم ہوگا کہ ابتدا سے جو موافق حالات دنیا میں پھیلنے کے لئے انگریزی زبان کو میسر آئے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ اسی قسم کے حالات مگر دینی رنگ کے آج اردو زبان کو میسر آرہے ہیں۔ اور بہت امید افزا ہیں مثلاً

(۱) سیاحت کے سوال کو جماعت احمدیہ کے مبلغین کرام نے حل کرنا شروع کر دیا ہے۔ دنیا کے جس ملک میں وہ پہنچتے ہیں۔ اردو زبان ان کے ساتھ جاتی ہے۔ نیز ان کی رپورٹیں تجارت کے دروازے بھی سلسلہ کے لئے کھول رہی ہیں۔ اب ہماری سیاحت میں انشاء اللہ احمدی مبلغین کے علاوہ احمدی تاجروں کا بھی نمایاں حصہ ہوگا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو بہت اچھا مستحسن اور بابرکت پیشہ قرار دیا ہے سو تبلیغی اور تجارتی سیاحت کے ذریعہ اردو زبان اپنے وطن سے باہر پہنچ کر انشاء اللہ ہر جگہ متعارف ہوگی۔

(۲) سعی تبلیغ کے ضمن میں اردو زبان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ دنیا میں پھیلنے کے لئے اس کو جماعت احمدیہ جیسی فعال جماعت کی ہمدردی و سرپرستی حاصل ہوگئی ہے۔ جو سعی تبلیغ کے معنی بفضلہ تعالیٰ عملاً جانتی ہے "براہین احمدیہ" کے زمانہ سے جب قدرت نے ترقی اسلام کے ساتھ ترقی اردو کو بھی وابستہ کر دیا۔ اور پھر خدمت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کو ہی منتخب فرمایا تو اس سے زیادہ سعی تبلیغ کی ضمانت اردو کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ اردو اپنی اس خوش قسمتی پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔

(۳) فائدہ رسانی کا جوہر بھی اردو زبان میں موجود ہے اور یہ نافع الناس بن چکی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں دنیا کی بہتری فائدہ اور نجات کے لئے وحی الٰہی اردو میں بھی نازل ہوئی۔ قرآن مجید کے حقائق و معارف اور اسلامی کمالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ زیادہ تر اردو زبان ہی میں کھلے۔ حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر و جملہ مطبوعات بھی اردو میں ہیں۔ غرضیکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی وہ زبردست روح جو ساری دنیا کے لئے پیغام حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ وہ اس زمانہ میں بجمال حسن و صفائی تمام اردو زبان کے قالب میں ہی لپٹی ہوئی ہے۔ دنیا جو حقیقی امن کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز اردو کو دلی شوق سے قبول کرے گی۔ کیونکہ ایسا کرنے میں ہی اب اس کی خیریت ہے۔ انسانیت اب ہر طرف امن چاہتی ہے۔ ایٹم بم نہیں۔

### اردو میں دینی و دنیوی فوائد

انگریزی زبان کی مثال پر اگر یہ سوال پیدا ہو کہ انگریزی تو دنیوی فوائد لے کر اٹھی تھی اس لئے دنیا میں پھیل گئی۔ مگر اردو زبان تو زیادہ تر دینی قسم کے فوائد پیش کر رہی ہے۔ بحالیکہ دین کی طرف سے دنیا سخت بے رغبت ہے۔ پھر کیونکر اردو زبان کامیابی کے ساتھ دنیا میں پھیل سکے گی؟... تو اس کا جواب یہ ہے کہ دین کی طرف سے دنیا کی بے رغبتی ہی اردو کے پھیلنے کی زبردست ضمانت اور اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس بے رغبتی کو مٹانے کی خاطر ہی تو اسلام کا دور احیاء و تجدید دنیا میں شروع ہوا ہے اور جبکہ اس دور کا بہترین اور مایہ ناز اسلامی لٹریچر اردو میں ہے اور جاء الحق و زھق الباطل کے ماتحت انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی لامذہبیت اب بالیقین مٹ کر رہے گی۔ تو احیاء اسلام کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے پھیلنے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ انگریزی بے شک صرف دنیوی فوائد لے کر اٹھی تھی۔ مگر اردو اب دینی اور دنیوی دونوں فوائد لے کر اٹھ رہی ہے۔ اور قرآنی فوائد میں جیسا کہ تاریخ عالم شاہد ہے تمام اعلیٰ قسم کے دنیوی فوائد بھی شامل ہیں۔ اس لئے اردو کے سامنے کوئی خاص روک نہیں۔ یہ انشاء اللہ پھیل کر رہیگی۔

### اردو ادب اسلامی زبان ہے

وقت آ رہا ہے... اور اگر ہم دیوانہ وار تبلیغ اسلام میں لگ جائیں تو دور نہیں... جبکہ اردو زبان نہ صرف ہندوستان میں بلکہ سارے جہان میں انشاء اللہ عزت و احترام کے ساتھ مقبول ہوگی۔ اہل نظر اس کی اہمیت کو دیکھ رہے ہیں۔ علامہ اسد مارما ڈیوک پکتھال نے اپنے مشہور آٹھ لیکچروں میں جو تمدن اسلام پر ۱۹۲۷ء میں انہوں نے مدراس میں دیئے تھے چوتھے لیکچر کے آخر میں اردو زبان کو اسلام کی چوتھی بڑی زبان قرار دیا ہے۔ یعنی عربی، فارسی، اور ترکی کے بعد اب خالص ہندوستانی زبان اردو بھی اسلام کی خدمت گزار

زبانوں کی صف میں نظر آ رہی ہے۔ اور لطف یہ کہ اس زمانہ میں ہی ایسے خیالات کا اظہار شروع ہوا ہے۔ ورنہ احمدیت سے پہلے اردو ایک ملکی زبان سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ احمدیت نے آکر اس کی قسمت کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ ایک طرف فی زمانہ اردو زبان کا اسلامی صف میں نظر آنا اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ "پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا"۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد کہ "آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی"۔ سب امور مل کر ہندوستان کی ملکی زبان کے سوال کو حل کر دیتے ہیں۔۔۔

اور اس حل کے عملی آغاز کی خوش آئند کرن بھی بحمد للہ اب پھر سے اُفقِ ہند پر نمودار ہونے لگی ہے۔ یعنی ذی علم و حق شناس ہندو معززین اب تین سال سے کانفرنسوں کے ذریعہ اپنی حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ ہندوستان میں اردو زبان کو اس کا صحیح ملکی مقام عطا کرے۔ چنانچہ اس سال بھی شروع اکتوبر میں "آل انڈیا اردو کانفرنس" منعقدہ جے پور میں مسٹر آنند نرائن ملّا نے جو الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک سابق جج ہیں بحیثیت صدر کانفرنس اُردو کے حق میں بڑی پُرزور و معنی خیز آواز بلند کی اور ان حامیانِ ہندی کے خیالات کی تردید کی جو یہ سمجھتے ہیں کہ اردو کو گرا کر ہی ہندی کو بچایا جا سکتا ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء) سو ہندوستان کے اُفق پر تو اردو کی اہمیت کا ستارۂ صبح پھر نمودار ہو رہا ہے۔

آگے رہا اُردو کے عالمگیر ہونے کا سوال تو اس کے قوی امکانات و قرائن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشادِ مبارک میں موجود ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔۔۔ ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔۔۔۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا"۔
(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

لازمی بات ہے کہ زمین پر احمدیت کے محیط ہو جانے تک مرکزِ احمدیت کی زبان اردو بھی انشاء اللہ العزیز عالمگیر مقبولیت حاصل کر لے گی اور وہ بھی اس شان سے کہ قرآنی زبان عربی کی تقلید میں دنیا کی دوسری زبانوں کو بھی روحانی خزائن سے مالا مال کر دے گی یعنی اردو کسی زبان کو گرائے گی نہیں بلکہ جس زبان سے اس کا واسطہ پڑے گا اس کی قدر و منزلت اور لطافت کو اور زیادہ بڑھا دے گی۔

## وحدتِ ملّی کیلئے وحدتِ لسانی

مستقبل میں ایک اور جہت سے بھی اردو کی اہمیت بالکل واضح معلوم ہوتی ہے بشاراتِ الٰہیہ کے مطابق جب سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ساری دنیا پر محیط ہونا ہے اور اقوامِ عالم نے اس چشمۂ اسلامی سے پانی پینا ہے تو ظاہر ہے کہ آئندہ زمانہ میں انشاء اللہ مختلف ممالک اور ولایتوں کے لوگ کثرت سے اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ اُس وقت ان کو متحد الخیال اور مرکزی نظام سے وابستہ و آگاہ رکھنے کے لئے ضروری ہوگا کہ دنیاء احمدیت میں ایک ملّی زبان بھی ہو۔ کیونکہ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ وحدتِ ملّی ہمیشہ وحدتِ لسانی کو بھی چاہتی ہے تا شیرازۂ ملّت بندھا رہے اور اس میں شک نہیں کہ اب اردو زبان کو ہی زبانِ ملّت بننے کا حق حاصل ہے کیونکہ اس صدی سے یہ قرآن مجید کی تفسیری زبان ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہے اور یہی مرکزِ احمدیت کی زبان ہے۔ آج ہمارے سب کام اردو میں ہو رہے ہیں۔ مرکزی سالانہ جلسے اور مشاورتوں کے اجلاس بھی اردو میں منعقد ہوتے ہیں۔ آئندہ دو ایک صدی بعد کے سالانہ جلسے اور مشاورتیں بھی ذرا مدنظر رہیں۔ اگر ابھی سے اردو زبان عام طور پر احمدیوں میں رائج نہ کی گئی تو کیا آئندہ مرکزی جلسوں اور مشاورتوں میں مختلف زبانوں میں تقریریں ہُوا کریں گی؟ اور کیا اس صورت میں ہماری یک جہتی اور یک خیالی قائم رہ سکے گی؟ نہیں ہرگز نہیں، کیونکہ کثرتِ لسانی کو تسلیم کرنا وحدتِ ملّی کے منافی ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اُردو کو لے کر وحدتِ ملّی کے لئے وحدتِ لسانی کی داغ بیل ابھی سے ڈال دیں۔ اور اس زبان کو چاروں طرف پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اور قدم قدم پر دعاؤں سے کام لیتے رہیں کہ ؎

"بر کریماں کارہا دشوار نیست"!

## اُردو کی لازمی تعلیم

اور یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ہر ملک میں قرآنی تعلیم کیلئے عربی کے ساتھ ساتھ اردو زبان کو بھی رائج کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ دنیا میں جس جس جگہ احمدی مدرسے اور کالج جاری ہیں یا آئندہ جاری ہوں ان میں عربی کے علاوہ اردو زبان بھی لازماً پڑھائی جائے۔ قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز کے اردو قاعدوں کے ذریعہ اطفال الاحمدیہ کو ابھی سے اردو کے راستہ پر ڈال دیں تا آئندہ احمدی نسلیں ہر جگہ و ہر ملک میں اردو سے واقف ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مطہرہ اور سلسلہ کے مرکزی لٹریچر و اخبارات سے بلاواسطہ مستفیض ہوں اور دوسروں کو مستفیض کریں۔ دنیا میں عام تراجم سے کبھی دل پر وہ گہرے اثرات قائم نہیں ہوتے جو اصل تصانیف سے ہوتے ہیں۔ پھر تراجم کے لئے تو عمرِ نوح اور خزائنِ قارون بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ اسکے برعکس دنیا کے چاروں کونوں میں اردو پھیلانے کے لئے چند لاکھ روپے اور ایک نسل کی منظم طوعی کوششیں بتائید الٰہی ازحد کارگر ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اب بنی نوعِ انسان کی بہتری اور فائدہ کے لئے اب سارے عالم میں اُردو کا پھیلنا پھیلانا ازبس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ ہمارے نیک ارادوں اور ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے، اور ہر جگہ و ہر ملک میں ہمیں اردو زبان رائج کرنے کے لئے پوری طاقت و توفیق بخشے اور کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

---

# محترم چوہدری غلام احمد خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پاکپٹن وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم حاجی چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن و ناظم مجالس انصاراللہ ضلع راولپنڈی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ساڑھے دس بجے شب حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۶ دسمبر کی رات کو مرحوم کی نعش بذریعہ ٹرک پاکپٹن سے ربوہ لائی گئی مورخہ ۱۷ دسمبر کو گیارہ بجے قبل دوپہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اگرچہ ۱۹۰۴ء کے بعد متعدد بار قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں شریک ہوتے رہے تھے لیکن بیعت ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کی۔ بہت دعاگو اور عبادت گزار بزرگ تھے نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ ۱۹۱۴ء سے جماعت احمدیہ پاکپٹن کے امیر تھے کافی عرصہ امیر ضلع اور ناظم مجالس انصاراللہ بھی رہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

---

## درخواست ہائے دعا

- خاکسار کئی ماہ سے خاندانی جھگڑوں اور کشمکش میں مبتلا ہے۔ (ایوب خان احمدی برادر ڈاکٹر حاجی خان صاحب آف کراچی)
- مستری محمد حسین صاحب محمد نگر کا لڑکا رکشا کے حادثہ سے گر پڑا ہے اور چوٹیں لگی ہیں (مرزا محمد حسین چٹھی مسیح۔ بیت السخاوت۔ ربوہ)
- میری خالہ جان اشرف النساء بیگم اہلیہ میاں شکور احمد صاحب B. Sc. انجنیئر سخت بیمار ہیں۔ (وسیع الدین احمد صدر جماعت احمدیہ تربیلا ڈیم کالونی ضلع ہزارہ)
- میرے والد ملک محمد شفیع صاحب س کی ممبر ٹاؤن حال بدین ضلع حیدرآباد بیمار ہیں۔ (ملک ناصر احمد بدین ضلع حیدر آباد)
- میری والدہ ماجدہ چند دنوں سے بیمار ہیں اور میں بھی بعض ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ (خاکسار میاں اقبال احمد بی اے۔ کراچی)
- ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری سیکرٹری اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی بائیں ٹانگ پر گھٹنے سے نیچے چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ (رانا محمد خالد غالب بھکر ضلع میانوالی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

# سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

## برادران جماعت کے نام

### جماعت کے ہر فرد کو تاریخ احمدیت (چوتھا حصہ) کی اشاعت میں حصہ لینا چاہئیے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت اہم پیغام بغرض اشاعت عطا فرمایا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

● جیسا کہ احباب کو علم ہے مولوی دوست محمد صاحب میری ہدایت کے ماتحت تاریخ احمدیت لکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ خدا کے فضل سے انہوں نے اسکا چوتھا حصہ بھی مکمل کر لیا ہے۔ استاذی المکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بلند مقام اور آپ کے عظیم الشان احسانات کا کم از کم تقاضا یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد آپ کے زمانہ کی تاریخ کی اشاعت میں پورے جوش و خروش سے حصہ لے اسے خود بھی پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھائے بلکہ میں تو یہ بھی تحریک کرونگا کہ جماعت کے وہ مخیر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی تمام مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب انہیں قیامت تک ملتا رہے اور وہ اور انکی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں۔ آمین

● تاریخ احمدیت کے پانچویں حصہ سے متعلق حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے تاریخ احمدیت کا پانچواں حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔ سلسلہ کی تاریخ سے واقفیت رکھنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کا مطالعہ کریں اور اس کی اشاعت میں حصہ لیں۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

---

# انوارِ ہدایت

## نئی مطبوعہ کتاب کے بارے میں خاص خوشخبری

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی۔ دلائل اور دس شرائط بیعت کی تشریح پر مشتمل ہے۔ تمام حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی کتب۔ تحریرات اور ملفوظات سے اخذ شدہ ہیں۔ آپ کی تبلیغی۔ تعلیمی اور تربیتی اغراض کو پورا کرنے والی دو صد سے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت صرف تین روپے رکھی گئی ہے لیکن ۲۰ دسمبر تک پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کو نہ صرف آٹھ آنے کی رعایت دی جائے گی بلکہ ان کے اسمائے گرامی بھی فہرست معاونین میں شکریہ اور دعا کے ساتھ شائع کر دیئے جائیں گے۔

جلسہ سالانہ پر ہر کتب فروش سے یہ کتاب خرید فرما دیں۔ جلسہ کے بعد افضل برادرز۔ نیر دی ہاؤس اور الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

ترسیل زر اور آرڈر دینے کا مستقل پتہ:۔ سید محمد عثمان صاحب کلرک صدر، صدر انجمن ربوہ

المعلن

مؤلف کتاب عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل۔ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خان۔ حال ربوہ

---

# کامیابی کی راہیں

اس کتاب کے چار حصے عمدہ کاغذ پر باتصویر رنگین ٹائیٹل کے ساتھ شائع ہو گئے ہیں۔ جو تعلیمی اور تبلیغی لحاظ سے ہر احمدی کیلئے بے حد مفید ہیں۔ بالخصوص بچوں کی عمر اور دلچسپی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ نیز اطفال کے امتحانات کے لئے بہت مفید ہیں۔ قیمت بازار کے لحاظ سے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔

حصہ اول ۳۰ پیسے دوم ۵۰ اور سوم و چہارم ۷۵، ۷۵ پیسے۔ مکمل سیٹ دو روپے -/۲ ہیں۔ ربوہ کے دکانداروں کے علاوہ دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکتے ہیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

---

# دُعائے مغفرت

● میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ۲۲/۱۲ کو لاہور میں ایک مختصر بیماری کے بعد تقریباً ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم آف بہلول پور ضلع لائلپور کے فرزند اصغر تھے۔ مخلص۔ دیندار سلسلہ کا درد رکھنے والے اور ملنسار تھے۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ مالی جہاد اور سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے میں پیش پیش تھے۔ اپنی یادگار ایک بیوہ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ اسی روز لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولائے کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (خاکسار۔ چوہدری محمد اسلم دار الصدر غربی۔ ربوہ)

● محترمہ نواب بی بی صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر نصر اللہ خان صاحب مورخہ ۱۲/۱۱ بروز جمعہ رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی تھی۔ فی الحال دانہ زید کا میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ جماعتیں جنازہ غائب بھی پڑھیں آپ کی عمر تقریباً ایک سو سال کی تھی۔ اپنے پیچھے ایک بیٹا اور چار پوتے نیز چار پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمادے نیز انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

(بشیر احمد باجوہ امیر جماعت احمدیہ حلقہ دانہ زید کا)

---


## مزارعین کی ضرورت

میرے ایک زمیندار دوست کو میاں چنوں کے علاقہ میں بارہ مربعہ زمین کاشت کرنے کے لئے مزارعین یا بیلدار کی ضرورت ہے۔ اچھا موقعہ ہے۔ حاجتمند دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس سلسلہ میں مجھ سے ملیں یا خط و کتابت کریں۔ اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر صاحبان سے تصدیق کروا کر مجھے ارسال فرما دیں۔ (کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)۔

مطب حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء
زنانہ و مردانہ امراض
صحیح تشخیص قابلِ اعتماد ادویات
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج) صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
تحریر فرماتے ہیں
ناصر دواخانہ کا منجن اکسیر پائیوریا ایک عرصہ سے میرے استعمال میں ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے اسے بہت مفید پایا ہے۔ جزاہم اللہ ھو الشافی۔
قیمت فی شیشی۔ ایک روپیہ پچیس پیسے۔ اور دو روپے پچیس پیسے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بے بی ٹانک
۱۔ بچوں کی رکی ہوئی نشو و نما اور ہر قسم کی کمزوری کا علاج۔ ۲۔ بچوں کے دستوں۔ قے بدہضمی اور سوکھے پن کے لئے اکسیر۔ ۳۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں بچوں کو صحتمند مضبوط بنانے والی بے نظیر ٹانک۔
قیمت ڈیڑھ ماہ کورس ۔ ۔۔ ۔ ۳ روپے
پندرہ روزہ ۔ ۲۵-۱ "
ربوہ کیور ہیوسنٹر ڈاکٹر راہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار
لاہور کیور ہیوسنٹر ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال

قاعدہ یسرنا القرآن
ہدیہ ۶۲ پیسے۔ نیوز ۵۰ پیسے
قاعدہ یسرنا القرآن خورد
ہدیہ ۲۵ پیسے
چالیس جواہر پارے
مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ہدیہ ۵ء۹
سیپارے اول تا دہم
ہدیہ فی پارہ ۲۵ پیسے
مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔ (مینجر)

جوہر مقویات ۔ اعصاب عضلات کو خوب طاقت دیتا ہے۔ طاقت کی کمی جلد پورا کرتا ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ... ۵ روپے۔ احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

جلسہ سالانہ ربوہ کے مبارک موقع پر

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی اپنے سپیشل ٹائم سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لاہور
لائل پور۔ سرگودہا سے ربوہ کے لئے چلا رہی ہے۔

• احباب اپنی قومی کمپنی کی بسوں میں سفر کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں

فل بکنگ کے لئے ہمارے نزدیک ترین دفتر سے رابطہ قائم فرمائیں

جنرل منیجر

"حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ میں محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے" (ارشاد گرامی حضرت مسیح موعود)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر میں شمولیت و واپسی کیلئے

# طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ۲۶ دی مال لاہور

جسے اپنے ۹ سالہ عرصہ قیام میں ہمیشہ جماعتی خدمت کرنے کا فخر حاصل ہے

خدمت کا موقع دیں یہ آپ کی اپنی کمپنی ہے

## اضلاع

سیالکوٹ ☆ گوجرانوالہ ☆ گجرات ☆ منٹگمری ☆ بہاول نگر ☆ لاہور ☆ لائلپور،

و دیگر مقامات سے پوری بسوں کی بکنگ شروع ہے (منیجر)

---

# ملفوظات

حصہ پنجم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبہ جو جماعت کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں یہ خزانہ علم و عرفان جلسہ سالانہ پر طلب فرمائیں

# فصل الخطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو ردّ عیسائیت کے مضبوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ہدیہ فی نسخہ سات روپے۔

# فضائل القرآن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پر معارف اور پرحکمت مضامین پر مشتمل ہے۔

ہدیہ علاوہ محصول ڈاک ۸/ روپے صرف۔

ملنے کا پتہ

## الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

---

دو نئی کتابیں

☆ اصحاب احمد جلد پنجم حصہ سوم

(یعنی)

سیرت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ

☆ مکتوبات اصحاب احمد حصہ دوم

(یعنی)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کے غیر مطبوعہ قیمتی مکتوبات

مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

قیمت اصحاب احمد چار روپیہ — مکتوبات دو روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- احمدیہ بکڈپو۔ ربوہ

---

## اعلان نکاح

رانا لطیف احمد انچارج ٹی آئی کالج ڈسپنسری کا نکاح مورخہ ۴؍دسمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک مولانا ابو العطاء صاحب نے امۃ النصیر صاحبہ دختر میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ تمام بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے دین و دنیا میں برکت کا موجب ہو۔

(خاکسار سراج الدین کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ)

---

ہمدرد نسواں (دائی گھر کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

# عہدیداران انصاراللہ کا نیا انتخاب

## برائے ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۷ء

قواعد کے مطابق انصاراللہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو ختم ہو رہی ہے۔ یکم جنوری ۱۹۶۵ء سے انشاءاللہ نئے عہدیدار کام سنبھالیں گے انتخاب کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں۔ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد مجلس انصاراللہ کا ایک خصوصی اجلاس بلا کر آئندہ تین سال کے لئے زعیم / زعیم اعلیٰ کا انتخاب کرا دیں اور جتنے نام پیش ہوں ان کو حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ صدر محترم کی خدمت میں اپنی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔ یہ امر مدنظر رہے کہ انتخاب صرف زعیم اعلیٰ یا زعیم انصاراللہ ہی کا ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کو زعیم اعلیٰ / زعیم۔ خود نامزد کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں گے۔

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ ۲۔ انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا اس کے نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا جس میں مقام / حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔ کورم ۲/۱ ہوگا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر یہ کورم پورا نہ ہو تو دوسری دفعہ کورم ۳/۱ ہوگا ۳۔ انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پروپیگنڈہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہوسکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں۔ ۵۔ ہر اس رکن کے لئے جس کا نام انتخاب کے لئے پیش ہو مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے:۔ ا۔ وہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ ب۔ وہ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو

ج:۔ وہ راستباز ہو اور دیانت دار ہو۔ اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

امید ہے امراء و صدر صاحبان مذکورہ قواعد کی روشنی میں جلد از جلد انتخاب کرا کر مرکز میں منظوری کے لئے بھجوا دیں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

## حیدرآباد اور قرب و جوار کے احمدی احباب کے لئے ضروری اطلاع

۲۳ر دسمبر ۶۴ء بروز بدھ چناب ایکسپریس کے ساتھ حیدرآباد سے ربوہ جانے والے مسافروں کے لئے دو تیسرے درجہ کی بوگیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

براہ کرم دوست اس انتظام سے فائدہ اٹھا کر آرام کے ساتھ سفر کریں۔

عبدالرحمٰن صدیقی
ڈویژنل امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن

---

کلام

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

(درثمین)

## راولپنڈی سپیشل ٹرین اور وزیرآباد سپیشل کے متعلق ضروری اعلان

راولپنڈی سپیشل ٹرین ۲۴/۱۲/۶۴ کو بعد نماز مغرب سات بجے راولپنڈی سے روانہ ہوگی۔

اور ۲۵ر دسمبر ۶۴ء کو صبح چھ بجے ربوہ پہنچے گی انشاءاللہ۔ وزیرآباد سے جو سپیشل ۲۵ر دسمبر کو آ رہی ہے اس کے ساتھ دو بوگیاں لالہ موسیٰ سے صبح سات بجے روانہ ہو کر آٹھ بجے وزیرآباد پہنچ کر لگیں گی۔ اس لئے کھاریاں۔ گجرات کے جو دوست جلسہ سالانہ پر آنے والے ہوں وہ ان بوگیوں سے فائدہ اٹھائیں اسی طرح واپسی پر وزیرآباد سے آگے گجرات تک سپیشل ٹرین جائے گی

راولپنڈی سپیشل ٹرین کا پروگرام

۲۴ر دسمبر ۱۹۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| راولپنڈی روانگی | ۰۰ — ۷ | شام |
| چک لالہ | ۱۰ — ۷ | " |
| ہتری بھیر | ۲۰ — ۷ | " |
| سہالہ | ۲۷ — ۷ | " |
| مندرا | ۱۰ — ۸ | " |
| گوجرخان | ۴۵ — ۸ | " |
| سوہاوہ | ۱۳ — ۹ | |
| ترکی | ۲۵ — ۹ | |
| ڈومیلی | ۴۰ — ۹ | |
| دینا | ۵۸ — ۹ | |
| کالا | ۱۸ — ۱۰ | |
| جہلم | ۳۶ — ۱۰ | رات |
| سرائے عالمگیر | ۴۴ — ۱۰ | " |
| کھاریاں | ۱۰ — ۱۱ | " |
| لالہ موسیٰ | ۵ — ۱۲ | " |
| جوڑا کرنانہ | ۲۰ — ۱۲ | " |
| ڈنگہ | ۳۵ — ۱۲ | " |
| چیلیانوالہ | ۴۸ — ۱۲ | " |
| منڈی بہاؤالدین | ۸ — ۱ | " |
| ملکوال | ۳۸ — ۱ | " |
| سرگودہا | ۴۵ — ۳ | |
| چہ نالی | ۷ — ۴ | |
| ہنڈیوالی | ۳۰ — ۴ | |
| ربوہ | ۱۵ — ۶ | |

۲۔ راولپنڈی سپیشل ٹرین کی واپسی ۲۹/۱۲/۶۴ کو شام کے بعد ہوگی۔

۳۔ حیدرآباد سے ۲۳/۱۲/۶۴ کو چناب کے ساتھ دو بوگیاں لگیں گی دوست ان میں سفر کریں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

## احمدیہ سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) کیلئے گرانقدر عطیہ

ہمارے ایک معزز احمدی پرائیویٹ چیف این کے گمانگا (N. K. GAMANGA) جو سیرالیون کے پروڈیوس مارکیٹنگ بورڈ کے چیئرمین ہیں نے ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول بو سیرالیون کی عمارت کے لئے پانچ سو پونڈ کی گراں قدر رقم (تقریباً ۶۵۰۰ روپیہ) بطور عطیہ ادا فرمائی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے ایمان میں زیادتی بخشے اور انہیں دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی بیش از بیش برکات سے نوازے آمین

(وکالت تبشیر)

## تقریب شادی

مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعرات مکرم چوہدری علی اکبر صاحب قائمقام ناظر تعلیم کے فرزند عزیز احسان الرحمٰن محمود احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کی شادی عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم کیپٹن چوہدری غلام محمد صاحب آف چک جھمرہ ۱۷ ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ ہوئی ہے بارات ربوہ سے مورخہ ۱۰ر دسمبر کی صبح کو چک جھمرہ روانہ ہوئی جہاں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور اسی روز شام کو بارات ربوہ واپس پہنچی۔ مورخہ ۱۱ر دسمبر کو مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نے اپنے مکان واقعہ محلہ باب الابواب پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

## گمشدہ گھڑی!

مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو صبح ۸ بجے دارالصدر غربی سے ریلوے سٹیشن جاتے ہوئے کلائی کی ایک ویسٹ اینڈ گھڑی (سوار پریا) مع چین کہیں گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو براہ کرام درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں جو صاحب گھڑی پہنچا ئیں گے شکریہ کے علاوہ ان کی خدمت میں دس روپے بطور ہدیہ پیش کئے جائیں گے

محمد عالم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر
مکان بالمقابل کوٹھی کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

## تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے بورڈ کی کشتی رانی میں چمپئن شپ جیت لی

یہ خبر احباب کے لئے باعث مسرت ہوگی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بوٹنگ ٹیم نے اسلامیہ کالج لاہور کو پہلے ہی روز ہرا کے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی چمپئن شپ جیت لی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ کالج کی ڈگری ٹیم پہلے ہی یونیورسٹی چمپئن ہے بورڈ ٹیم کے مندرجہ ذیل ممبران نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ محمد یوسف (کپتان)، ۲۔ ثناءاللہ سیکرٹری، ۳۔ محمد جمیل، ۴۔ مختار احمد سندھی، ۵۔ اعزاز الحق۔ (حمید احمد پریذیڈنٹ بوٹنگ کلب)